خدا کے بعد نبیؐ ہے، نبیؐ کے بعد علیؑ

عالیجناب مولانا خواجہ حسن ثانی نظامی، مدیر 'منادی' دہلی

علیؑ اخی محمدؐ علیؑ خدا کا ولی
علیؑ کا نام ہے نامِ خدائے لم یزلی
علیؑ کے ذکر سے دینِ نبیؐ کی بات چلی
لکھا ہے بابِ ارم پر بخطِ سبز وجلی
خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

وہ کون ہے درِ حیدرؑ کا جو نہیں سائل
کہا جو حیدرِ کرارؑ، حل ہوئی مشکل
ہیں ضربِ حیدریؑ کے جبرئیل بھی قائل
ہیں اس حدیث پیمبرؐ کے شافعی ناقل
خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

علیؑ ہے فخرِ پیمبرؐ، علیؑ ہے نفس رسولؐ
علیؑ ہے جان محمدؐ علیؑ ہے زوج بتولؑ
عدو علیؑ کا ہے بے شبہ از گروہِ جہول
یہ سن کے شاد ہے مسلم تو خارجی ہے ملول
خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

علیؑ کا اسم ہے از اسمہائے ربِّ مجید
علیؑ یگانۂ دوراں، علیؑ ہے فردِ فرید
علیؑ ہے کفر کی کثرت میں حافظ توحید
فدائیان علیؑ کو یہ دی ہے حق نے نوید
خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

علیؑ کے پائے کا پایا نہ آج تک زاہد
علیؑ سا دیکھا نہ بعد از نبیؐ کوئی ساجد
علیؑ کے شیفتہ سب ہیں مگر بجز حاسد
کھلا یہ ہم پہ حدیث غدیر سے عابدؔ
خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

(از میاں عابد حسین نظامی)

نبیؐ اور علیؑ

''منادی'' کے گذشتہ شمارے میں میاں عابد حسین نظامی کی ایک نظم چھپی تھی جس کے بارے میں بزرگ محترم حضرت مولانا صبغۃ اللہ شہید فرنگی محلی لکھنوٴ نے مندرجہ ذیل خط میں لکھا ہے۔

فرنگی محل ۱۳/ اکتوبر

سلامت رہئے!

تازہ منادیؔ آبھی سرمایۂ تشکر وتفریح دماغی ہوا۔ خدا آپ کو فیض رساں مسلمین ومسترشدین رکھے۔

ص ۶۰ کی نظم شاید آپ نے غور سے نہیں دیکھی ورنہ ظاہر ہے کہ:

خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

اہل سنت کے مجمع علیہ عقیدہ کے بالکل خلاف ہے اور کھلا ہوا تبرا بھی ہے۔ نیز

ہیں ضربِ حیدریؑ کے جبرئیلؑ بھی قائل

بھی سراسر غلط باطل اور ہمارے مسلک کے خلاف ہے کیا آپ اس کی تصحیح کردیں گے؟

خدا کرے آپ کی والدۂ معظّمہ اب بہتر ہوں بھتیجی کی کامیابی پر مبارک باد۔ میں آپ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور آپ سے طالب دعا بھی والسلام

فقیر۔ شہیدؔ

حضرت شہید کا کرم نامہ پڑھ کر مجھے وہ مشہور واقعہ یاد

آ گیا کہ جب نظام دکن حضرت میر عثمان علی خاں نے والد مرحوم حضرت خواجہ حسن نظامی سے پوچھا تھا۔

خواجہ صاحب! میں نے سنا ہے آپ تفضیلی ہیں اور حضرت خواجہ صاحب نے جواب دیا تھا۔

''جی ہاں صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے بزرگ بھی تفضیلی رہے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو افضل مانتے آئے ہیں۔

نظام دکن نے پوچھا:

''تفضیل کی کوئی دلیل؟''

خواجہ صاحب نے کہا:

دلیلیں بہت سی ہیں لیکن میں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں ہوں اوران کے سلسلہ میں مرید بھی ہوں۔ اپنے آپ کو سب بڑا کہتے ہیں اوراپنے پیر کو سب بڑا کہتے ہیں۔''

نظام دکن نے پھر سوال کیا:

اور ترتیب خلافت کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

خواجہ صاحب نے جواب دیا:

پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر، دوسرے حضرت عمر، تیسرے حضرت عثمان، اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

نظام دکن ضبط نہ کر سکے اور بگڑ کر کہا

پھر وہ تفضیل کہاں رہی؟

حضرت خواجہ صاحب نے نہایت سکون سے جواب دیا:

جہاں سرکار دوعالم افضل الانبیاء، خاتم النبین حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفضیل رہی! آخر میں آنے سے فضیلت میں کیا فرق پڑسکتا ہے! ہمارے رسولؐ سب سے آخر میں تشریف لائے لیکن سب سے افضل تھے!۔''

نظام دکن نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا:

خواجہ صاحب! آج آپ نے میرے دل کی پھانس نکال دی۔''

حضرت شہیدؒ کی خدمت میں ہے کہ میاں عابد حسین، نظامی کی مراد بھی۔

خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

سے تفضیل ہی ہے نہ کہ ترتیب خلافت، ترتیب خلافت تو ایک تاریخی حقیقت ہے، اس سے سمجھدار آدمی کیسے انکار کرسکتا ہے اسی طرح کوئی شخص دیگر صحابہ کرام کی بزرگی کا منکر بھی نہیں ہوسکتا وہ اپنی جگہ مسلم ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ نظامیت کا حلقہ پہننے والا کبھی تبرے کا خیال بھی دل میں نہیں لاسکتا۔ نعوذ باالله من ذلك عابد نظامی جیسا ہونہار اور دیندار نظامی تبرے سے قطعاً پاک اور بری ہے۔

رہی سنیوں اور شیعوں کے مسلک اور عقیدے کی بات کہ وہ کیا ہے، تو کم از کم ہم نظامی اس بات کو زیادہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اور قرآنی الفاظ مسلمان اور مومن سے اپنے آپ کو موسوم کریں اور کرائیں۔ ہم کو شیعہ سنی کہلانے کے مقابلہ میں مسلمان اور مومن کہلوانا زیادہ پسند ہے۔

میاں عابد حسین نظامی نے

خدا کے بعد نبیؐ ہے نبیؐ کے بعد علیؑ

اس لئے کہا ہے کہ وہ جب اپنے سلسلہ کا شجرہ پڑھتے ہیں تو جس طرح ان کو اللہ اور اس کے رسول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اور کسی کا نام نظر نہیں آتا، حالانکہ ہمارے سرکارؐ سے پہلے بے شمار انبیاء گزر چکے ہیں۔ اسی طرح اس شجرے میں ان کو رسولؐ کے بعد بھی بلا فصل آقا و مولا علیؑ کا نام ہی دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ ہمارے ولی نعمت علی علیہ السلام کے علاوہ بے شمار صحابہ کرام ہیں۔ لہٰذا انہوں نے خدا کے بعد نبیؐ اور نبیؐ کے بعد علیؑ کی ترتیب قائم کی تو کچھ غلط نہیں کیا، اور میاں عابد یہ ترتیب کیا قائم کرتے، یہ تو قدرتی طور پر قائم ہے۔ ہمارا آپ کا اس میں دخل کہاں ہے۔ ہمارے لئے تو بس اللہ تعالیٰ نے مقسوم کردیا کہ تم کو امتِ محمدیؐ میں داخل کیا جاتا ہے اور اس

امت میں تم دامن مرتضویؑ سے وابستہ ہوگئے۔

ہم کیا کریں کہ جس پیر مغاں کا رشتہ ازل سے ہمارے کان میں ہے اور جس ساقی کے ایک جرعے نے ہمارے رفتگاں اور ہمارے آئندگاں کو خراب کر رکھا ہے وہ کوثر والا علیؑ ہی ہے۔ یہ بات ہمارے بس میں ہے کہاں کہ کسی اور سخی کے در پر صدا لگائیں۔ ہمارے حصہ کی تو اسی جگہ لکھی ہوئی ہے اور۔

ماہما نیم کہ بودیم وہماں خواہد بود

کا معاملہ نظر آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کی زنجیر سے باندھ دیا بندھ گئے اور جس کے ہاتھ سے جو کچھ پلا دیا پی رہے ہیں۔

آنچہ او ریخت بہ پیمانہ ما نو شیدیم

گرچہ از خم بہشت ست در از بادہ مست

اور یہ چیز ہماری وفاداری اور نمک حلالی سے بعید ہے کہ کھائیں تو کسی کا اور گائیں کسی اور کا۔ کسی کو بھی ہم غلامان ازلی سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ صبح و شام ہم ٹکڑے تو توڑیں علیؑ کے دسترخوان پر، ہماری گزر بسر ہو خانہ زادگان علیؑ کے الش پر، اور گیت گائیں ہم کسی اور سخی کے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ دنیا امراء سے خالی ہے اور کسی کو کسی سے کچھ ملا نہیں یا مل نہیں سکتا۔ دنیا میں بے شمار در ہیں اور بے شمار ہاتھ! مگر ہر ہاتھ ہر در کے لائق نہیں ہوتا، ہر سرے در ہر درے نیست! بزرگوں کا مشہور مقولہ ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور دیگر صحابہ سے دنیا کو جیسا کچھ بھی فائدہ پہنچا وہ اظہر من الشمس ہے۔ حضرت علیؑ کی شان میں قصیدے پڑھنے سے کسی کی تنقیص لازم نہیں آسکتی۔ ہم کو علیؑ کی چوکھٹ سے جو کچھ ملا اگر اس کا ذکر کریں تو اس کا یہ مطلب کیسے نکالا جاسکتا ہے کہ ہم دوسروں کی تنقیص کر رہے ہیں؟

لہذا ہم برابر

من بجھ رس بجھ رس علیؑ علیؑ

کا وظیفہ ہی پڑھتے رہیں گے کہ انہی کے گھر سے ہمارے جان وتن کی پرورش ہوتی آئی ہے، ہو رہی ہے اور اللہ کرے کہ آئندہ بھی ہوتی رہے۔

اگر کوئی کہے کہ یہ شاعرانہ باتیں ہیں، یہ مجذوب کی بڑ ہے، اس کو حقیت سے کوئی واسطہ نہیں، تب بھی ہم

حیدر قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

کا نعرہ لگا کر یہی کہیں گے کہ یہی شعریت اور جذب ہمارے لئے دین و دنیا کا سرمایہ ہے۔ شاعری اور ''مجذوب کی بڑ'' کی پھبتیاں ہمارے لئے کچھ نئی نہیں ہیں۔ یہ تو پہلے دن سے ہی سننے میں آرہی ہیں مگر ان کو

لَارَیْبَ فِیْہِ

کی ایک پھونک سے اڑا دیا جاتا ہے اور پھر قدم قدم اور ڈگر ڈگر پر یہی یقین ٹھوکروں سے بچائے سنبھالے لئے چلا جاتا ہے کہ ہم کو جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ باب العلم سے معلوم ہوا ہے۔ دروازے پر پہنچنے کے بعد منزل مشتبہ ہو ہی نہیں سکتی۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔

(حدیث)

کی سند رکھتے ہوئے ہم کو اپنے عقیدہ کو عقل اور علم کے کسی اور معیار پر پرکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو علم اللہ رسولؐ کا ہے اور اللہ رسولؐ کی طرف سے ہے، دراصل وہی سچا اور حقیقی علم ہے۔ باقی سب باتیں۔

لَا اِلٰہَ

کی ایک ضرب سے محو کر دینے کے قابل ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ حضرت شہید ہمارے مسلک ہی کے بزرگ ہیں، انھوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ اس غلط فہمی کی

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۷ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

کے ذریعہ اپنے باطن کو سنوارے اس کے بعد ہی روحانی ترقیوں کے منازل تک رسائی ممکن ہوگی اور یہ نعمت تمام اولیاء اللہ کو مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دسترخوان نعمت کی ریزہ چینی کرنے اور نسبت قوی حاصل کرنے کے بعد نصیب ہوئی ہے جن صوفیاء پر علمائے ظواہر اور متعصب تنگ نظر مولویوں کا سایہ پڑ چکا ہے وہ مولائے کائنات کی نسبت سے محروم ہیں اور برائے نام صوفی کہلا رہے ہیں خداوند عالم ہم سب کو مولائی اور حسینی نسبت عطا فرمائے۔

اس مضمون کو میں مولائے کائنات کی ولادت باسعادت کے جشن ۱۳ رجب کی مبارک و مسعود تقریب کے موقع پر حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری کے نذرانۂ عقیدت پر ختم کرتا ہوں۔ دیکھئے خواجہ اجمیری نے کس عقیدت کے ساتھ مولاؑ کی ولادت پر اپنا خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

ولادت مولاؑ

وقتے کہ بہ کعبہ مرتضیٰؑ شد پیدا
در ارض وسما جلوہ نما شد پیدا
جبریل ز آسماں فردو آمدہ گفت
فرزند بخانہ خدا شد پیدا

(خواجہ غریب نواز اجمیری)

(ماخوذ از ماہنامہ سرفراز لکھنؤ رجب نمبر، رجب المرجب ۱۳۹۳ھ/اگست ۱۹۷۳ء ص ۵ تا ۲۸)

❁❁❁

قطعہ

شیدائے اہلبیت آنجہانی وشوناتھ پرشاد ماتھر لکھنوی

مرضی سہی خدا کی مشیت علیؑ کی ہے
دل ہے خدا کا اور محبت علیؑ کی ہے
اس واسطے یقین ہے ماتھر نجات کا
جنت میں بھی سنا ہے حکومت علیؑ کی ہے

❁

(بقیہ صفحہ نمبر ۵۰ کا-------------)

وجہ سے تحریر فرمایا ہے کہ کہیں، نبی کے بعد علیؑ سے ترتیب خلافت کی نفی تو مراد نہیں ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کی وضاحت کردوں۔ تاکہ دیگر ناظرین کے ذہنوں میں بھی کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ ایک معذرت مجھے یہ کرنی ہے کہ منادی کا سابقہ پرچہ میری غیر موجودگی میں مرتب ہوا تھا۔ میں ترتیب کے وقت سفر میں تھا۔ اس لئے مذکورہ منقبت ابتدائی صفحات میں درج نہ ہوسکی آخر میں حضرت شہید کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ وہ ایسی توجہ سے منادی کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور حسب ضرورت رہنمائی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ امید ہے کہ ان کی یہ شفقت اور سرپرستی منادی کو آئندہ بھی میسر رہے گی۔

اشاعت اولیٰ: امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱۷۴ سن اشاعت محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

❁

التماس ترحیم

مومنین کرام سے گزارش ہے کہ ایک بار سورۂ حمد اور تین بار سورۂ توحید کی تلاوت فرما کر جملہ مومنین مرحومین خصوصاً مرزا محمد اکبر ابن مرزا محمد شفیع و حسن جہاں بنت باقر علی خاں کے ارواح کو ایصال فرمائیں۔

محمد عالم

نکر پرنٹنگ اینڈ بائنڈنگ سینٹر حسین آباد، لکھنؤ

Mohd. Alim

Proprietor

Nukkar Printing & Binding Centre

26-Shareef Manzil, J. M. Road,
Husainabad, Lucknow-3
0522-2253371, 09839713371
e-mail: nukkar.printers@gmail.com